© rasailojaraid.com

کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں

ملک عبدالرشید عراقی سوہدرہ

اسلام ایک انسان میں کس قدر عظیم الشان انقلاب برپا کرتا' اور اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرنے کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹیں دور کر دیتا ہے۔ اس کی مثال ہمارے سامنے میاں نعیم الرحمان طاہر تھے۔ جو کہ 24 اپریل 2011ء کو اس دنیائے فانی سے دارالبقا کی طرف چلے گئے۔ مرحوم میاں فضل حق سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث وصدر جامعہ سلفیہ کمیٹی کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ میاں فضل حق مرحوم کسی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ بہت زیادہ دین اسلام سے محبت کرنے والے متبع سنت' اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے تھے۔ میاں نعیم الرحمان طاہر بھی اپنے والد محترم کے نقش قدم پر تھے۔ بہت زیادہ شریف' ملنسار' پابند شریعت اسلامیہ اور غرباء ومساکین کی مالی مدد کرنے والے تھے۔ اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے کہ نادار اور مساکین کو دیکھ کر ان کا دل بھر جاتا تھا۔ اور ان کی ہر ممکن اور ضرورت سے زیادہ تعاون کرتے تھے۔

میاں نعیم الرحمان طاہر نہایت دردمند' مخلص' صلاح کار' اور گہری سوجھ بوجھ کے انسان تھے۔ اتنے بڑے صاحب ثروت ہونے کے باوجود مزاج میں رعونت نہیں تھی۔ محبت' اخوت' اخلاق' شرافت' دوستی' مروت' رواداری اور خوش مزاجی ان کے خاص اوصاف اور نمایاں جوہر تھے میاں نعیم الرحمٰن بڑے حساس اور شگفتہ مزاج اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ملنے والے سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے تھے ان کی گفتگو میں شگفتگی اور خوش طبعی نمایاں رہتی تھی اور اس وصف نے مرحوم کی شخصیت کو باغ و بہار بنادیا تھا۔

میاں نعیم الرحمان کی پوری زندگی خلوص' ایثار' وفا اور قربانی کی جیتی جاگتی تصویر تھی اس کا اعتراف تو آج بھی کرتے ہیں کہ

میاں نعیم الرحمان طاہر نے پوری زندگی اپنے قول وفعل سے کسی بڑے چھوٹے کی دل آزاری' گوارا نہیں فرمائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میاں نعیم الرحمان طاہر اپنے والد محترم میاں فضل حق کے انتقال کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی انتظامی کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے آپ نے جامعہ سلفیہ کی تعمیر و ترقی کے لئے جو خدمات انجام دیں، وہ قدر کے قابل ہیں آپ نے جامعہ سلفیہ سے مالی تعاون بھی رکھا اور اس کو ترقی کی راہ میں گامزن کرنے کے لئے جو سعی و کوشش کی وہ ان شاء اللہ ان کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔

میاں نعیم الرحمان طاہر کی دینی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا ان کا شمار مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں ہوتا تھا آپ سیاسی امور کے ناظم تھے سیاسیات حاضرہ سے پوری طرح باخبر تھے سیاسی لحاظ سے آپ کا نقطہ نظر وہی تھا جس کا اظہار شاعر مشرق علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

جلال بادشاہی ہو کہ جمہوری سیاست ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

میاں نعیم الرحمان نے یوں تو پوری زندگی مفید عام اور فلاحی و رفاہی کاموں میں صرف کی۔ اور بڑے مفید اور ٹھوس کارنامے آپ نے انجام دیئے لیکن میرے نزدیک ان کا عظیم کارنامہ جامعہ السلفیہ کی خدمت ہے۔ ان کی زندگی ان کے گوناگوں مشاغل سے معمور رہی۔ وہ صحیح معنوں میں اس شعر کے مصداق تھے۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
ملتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشان کبھی

وہ اب وہاں ہیں، جہاں ایک روز سب کو جانا ہے مگر جن لوگوں کو ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا وہ ان کی شرافت، مہمان نوازی، غرباء اور مساکین سے ہمدردی اور ہر قسم کا تعاون، اور ان کے فکری رجحانات کو یاد کر کے دل سے دعائیں کریں گے کہ ان کی زندگی کے روشن کارنامے ان کے لئے توشہ آخرت بنیں اور وہ بارگاہ ایزدی میں کہہ رہے ہوں گے

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com